بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بخار کم ہے۔ البتہ پیچش اور پیٹ میں درد کی شکایت ہے۔ نزلہ اور گلے میں بھی ابھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار سر درد اور کمر میں شدید درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ المتین سلمہا اللہ تعالےٰ کو آج بخار ۵ر۱۰۲ ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

جھوٹ کون بولتا ہے؟

(از ایڈیٹر)

جھوٹ ایک بہت بڑی بُرائی ہے۔ جس کی اسلام میں شدید مذمت آئی ہے۔ لیکن آج کل عام مسلمان تو الگ رہے۔ ان کی دینی راہنمائی کا دم بھرنے والوں کی یہ حالت ہے۔ کہ دوسروں پر جھوٹ اور غلط بیانی کا الزام لگاتے ہوئے خود اس بے تکلفی اور بے باکی سے جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ کہ گویا اس کا انہوں نے ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

"زمیندار" ۱۷ اپریل میں "قادیانی ڈھنڈورچی کا جھوٹ" کے عنوان سے دہلی کے اخبار "حریت" کے ایڈیٹر صاحب نے ایک نوٹ شائع کرایا ہے جس کا پہلا ہی فقرہ یہ ہے کہ۔

"قادیان کی سرکاری نبوت کی بنیاد چونکہ جھوٹ پر ہے۔ اس لئے قادیانیت کا تمام پروپیگنڈا جھوٹا ہوتا ہے"۔

لیکن لطف یہ ہے کہ آگے جو ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ اس کے اپنے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ ۳۰ مارچ کے "الفضل" میں جو کچھ لکھا گیا اس کا مطلب یہ تھا کہ یکایک ایڈیٹر "حریت" کو خدا نے احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنے سے روک دیا۔ نہ یہ کہ انہیں فالج کی بیماری کا حملہ ہوا۔ چنانچہ جو الفاظ شائع کئے گئے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ

"وہ قلم جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مومنوں کے سردار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت ہی گندے اور فحش الفاظ اگلتا تھا بیکار ہو گیا۔ اور وہ ہاتھ جو اسے چلاتا تھا مفلوج ہو چکا ہے"۔

اسی طرح "الفضل" کے مضمون میں کسی قسم کی بددعاؤں کا بھی کوئی ذکر نہیں تھا۔ البتہ یہ ضرور کہا گیا۔ کہ

"جو شخص خدا تعالےٰ کے پیاروں کی ہتک کرتا۔ اور ان کے خلاف گند اچھالتا ہے۔ وہ اپنی ذلت اور رسوائی اپنی ناکامی و نامرادی کے سامان خود مہیا کرتا ہے۔ اور نہیں مرتا جب تک اس کا خمیازہ نہ بھگت لے"۔

پس "الفضل" نے کسی قسم کی غلط بیانی نہیں کی۔ بلکہ ایڈیٹر صاحب "حریت" نے ہی "الفضل" کے اصل الفاظ پیش نہ کرتے ہوئے غلط بیانی کا ارتکاب کیا۔

ایڈیٹر صاحب "حریت" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "میرے جس قولنج کے دورہ کو نبوت کی سچائی قادیان میں بتایا جا رہا ہے۔ وہ مجھے تیرہ سال سے ہے۔ حالانکہ خلیفہ جی کی جنڈیا کی تواضع میں نے گزشتہ رمضان سے شروع کی ہے"۔

اور اس کے ساتھ ہی اپنی بدزبانی اور بدفطرتی کا از سر نو مظاہرہ کیا ہے۔ ہم بدزبانی کو تو اسی عزیز ذوانتقام کے سپرد کرتے ہیں۔ جس کی گرفت پر ایڈیٹر صاحب "حریت" خودکشی کر کے حرام موت مرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ البتہ یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ بے شک قولنج کا دورہ آپ کو تیرہ سال سے ہو گا۔ مگر حال کے حملہ کے متعلق یہ بھی آپ ہی نے لکھا۔ کہ "ضعف اتنا بڑھ گیا۔ کہ پوری زندگی میں بڑی سے بڑی بیماری میں اس کا تخیل بھی نہیں کیا جا سکتا"۔

پھر یہ بھی اسی دفعہ آپ نے لکھا۔

"میں زندگی اور تندرستی دونوں سے مایوس ہو گیا"۔

فرمائیے گزشتہ تیرہ سال میں بھی کبھی آپ کی حالت یہ ہوئی۔ اور آپ نے اس طرح مایوسی اور نامیدی کا اعلان کیا۔ اگر نہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس دفعہ اگرچہ بیماری وہی تھی۔ جو گزشتہ تیرہ سال سے آپ کو لاحق ہے۔ لیکن اسکا رنگ بالکل جداگانہ تھا۔ اس نے ایک طرف تو آپ کو حرام موت مرنے پر آمادہ کر دیا۔ اور دوسری طرف مایوسی اور ناامیدی کے گڑھے میں گرا دیا۔ اسی وجہ سے اسے خدا تعالےٰ کی گرفت قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ بیماری کسے نہیں آتی۔ اور بیمار کون نہیں ہوتا۔

ہم نے خیرخواہی اور ہمدردی کے طور پر لکھا تھا۔ "کہ اگر اب بھی وہ سچے دل سے توبہ کریں۔ تو یہی گرفت ان کے لئے موجب انعام بن سکتی ہے"۔ لیکن اگر وہ نہ مانیں اور ضد میں آ کر آزمودہ را آزمودن پر عمل کرنا چاہیں تو ان کی مرضی اب بھی وہ خدا تعالےٰ کے قبضۂ قدرت سے نکل کر کہیں نہیں جا سکتے اور جلد یا بدیر اپنے کئے کا پھل ضرور پا لیں گے

اسی سلسلہ میں یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ "زمیندار" نے اپنے جس پرچہ میں "قادیانی ڈھنڈورچی کا جھوٹ" کا عنوان لکھا ہے۔ اس کے ساتھ کے دوسرے صفحہ میں ہی اپنی سچائی و راستبازی کا ثبوت ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔ کہ

"کچھ عرصہ ہوا قادیانی مبلغ امریکہ پہنچے۔ وہاں ایک مقام سنسانی میں سرکس اترا ہوا تھا۔ جس کا ایک ہاتھی بدمست ہو کر بھاگ نکلا۔ اور اس نے شہر میں کہرام مچا دیا۔ لوگ اس کے خوف سے پریشان و سراسیمہ جان بچانے کے لئے ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ ہاتھی نے کچھ نقصان بھی کیا ہو گا۔ یہ خبر جب قادیان میں پہنچی۔ تو "الفضل" نے لکھا۔ کہ اہل امریکہ نے ہمارے مبلغین کا پُرجوش استقبال نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان پر ہاتھی کی شکل میں عذاب نازل ہوا"۔ (زمیندار ۱۷ اپریل ۱۹۴۵ء)

مگر حقیقت یہ ہے کہ ان سطور کا ایک ایک لفظ بالکل غلط اور جھوٹ سے پُر ہے۔ "الفضل" میں قطعاً اس قسم کی کوئی بات نہیں لکھی گئی۔ لیکن اس سے اُن لوگوں کو کیا جو جھوٹ بولنے کا الزام تو دوسروں پر لگائیں۔ لیکن خود شیر مادر کیطرح جھوٹ نوش فرماتے جائیں۔ دراصل ان لوگوں کی اسلام سے کلیۃً بیگانگت کا نتیجہ ہے۔ کہ جھوٹ بولنا جھوٹ لکھنا اور جھوٹ شائع کرنا ان کے نزدیک کوئی ناروا بات ہی نہیں۔ خاصکر جماعت احمدیہ کے خلاف تو وہ اس بے تکلفی سے جھوٹ گھڑتے اور اسے پھیلاتے ہیں۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اس کا نتیجہ سالہا سال سے دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اشتراکیت اور مذہب پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا دلچسپ لیکچر

قادیان ۱۹ اپریل آج بعد نماز مغرب مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صدارت میں "اشتراکیت اور مذہب" کے موضوع پر دلچسپ لیکچر دیا۔

آپ نے ابتدا میں واضح کیا۔ کہ اشتراکیت ان تحریکوں میں سے ایک تحریک ہے۔ جو بعد نبوت کی وجہ سے سامری قسم کی تحریکیں رونما ہوتی ہیں۔ اور ظلمت کے زمانہ میں زیادہ پھیلتی ہیں۔ مگر کسی مصلح ربانی کی آمد کی خبر دے رہی ہوتی ہیں۔

آپ نے اس قسم کی مختلف تحریکوں کے حالات بیان کئے۔ ان کے مشہور لیڈروں کے نام بتائے اور ان کے مجوزہ اصول پیش کئے۔ آپ نے بتایا سوائے بالشوزم کے اس قسم کی تحریکیں لمبے عرصہ کے لئے سیاسی طور پر برسر اقتدار نہیں آئیں۔ یہ مارکس کی تحریک ہے لینن پہلا شخص تھا جو اس تحریک کے سلسلہ میں برسر اقتدار آیا۔ اور اب موسیو سٹالن روس میں برسر اقتدار ہے۔ آپ نے روسی حکومت کے طریق انتخاب وغیرہ پر روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ انہوں نے ایسے اصول بنا رکھے ہیں۔ کہ ان کے ہم خیال لوگ ہی منتخب ہو سکتے ہیں۔ اشتراکیوں کے بعض سیاسی اور اقتصادی نظریوں کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے اشتراکیت کا مذہب کے متعلق رویہ پیش کیا۔ اور اشتراکی لیڈروں کی تحریرات سنائیں۔ جن میں خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار اور مذہب کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ پھر اشتراکیوں کے طریق عمل سے ثابت کیا کہ انکی حکومت میں کوئی مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔ وہ مذہبی تعلیم دینے والوں کو بیکار قرار دیکر ان کی ضروریات پوری کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور کوئی اور صورت ان کے ہاں ہے نہیں جس سے مذہبی آدمی اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ اسلئے کوئی مذہب کی طرف رخ نہیں کر سکتا۔

آخر میں فرمایا۔ اس تحریک کا وہی جماعت کامیابی کیساتھ مقابلہ کر سکتی ہے جس کا ہر فرد یہ کہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ذاتی مشاہدہ ہے۔ کیونکہ یہی ایک ایسی بات ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

تقریر ختم ہونے پر بعض اصحاب نے سوالات کئے جنکے جواب میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے موضوع کی مزید تشریح فرمائی۔ آئندہ لیکچر مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ۲۶ اپریل کو علم النفس کے جدید نظریئے کے موضوع پر دینگے۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام تیسرا امتحان

لجنہ اماء اللہ کے تیسرے امتحان کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فقہ احمدیہ حصہ دوم یعنی فتاوی احمدیہ جو حکیم عبد اللطیف صاحب شہید نے شائع کروائی ہے کے پہلے ۸۰ صفحے مقرر کئے ہیں۔ براہ مہربانی بہنوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شامل ہوں۔ اور تمام لجنات کو چاہیئے کہ عورتوں میں اس کتاب کے پڑھوانے کا انتظام کریں۔ یہ کتاب نہایت اہم مسائل پر مشتمل ہے۔ جس سے آگاہ ہونا ہر عورت کا فرض ہے۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ (خاکسار عزیزہ رضیہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

فرسٹ ایر کلاس کا داخلہ میٹرکولیشن کے امتحان کے نتیجہ کے شائع ہونے پر دس دن کے بعد شروع ہو جائیگا۔ جو دس دن تک جاری رہیگا۔

داخل ہونے کیلئے طلبا کو اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لانے چاہئیں۔

(۱) پروویژن سرٹیفکیٹ (Provisional Certificate)

(۲) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۳) والدین کی طرف سے تحریری اجازت۔

نوٹ:۔ داخلہ کا فارم دفتر کالج سے مل سکتا ہے۔ (خاکسار مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

مبلغین کے لئے ضروری اعلان

چونکہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے جملہ مبلغین اندرون ہند اپنے بل مکمل صورت میں ۵ اپریل تک دفتر دعوت و تبلیغ میں بھیجدیں۔ تاکہ مالی سال کے اندر خرچ میں ڈالے جا سکیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

قادیاں میں آ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

کچھ شوق زندگی ہے تو پھر قادیاں میں آ
یہ آستاں بشیر و نذیر جہاں کا ہے
دنیا میں آجکل ہیں بلائیں بے شمار
دنیا کو چھوڑ چھاڑ کے بیٹھے ہیں ہم یہاں
ہے قادیان مدینۂ انوار احمدی
فضل عمر ہے سایہ افگن کردگار
بارش ہلاکتوں کی ہے دنیا پہ آجکل
وعدہ خدا کا ہے کہ حفاظت کریگا وہ
دل میں ترے ہے خواہش قرب خدا اگر

غم سے نجات پانے کو دارالاماں میں آ
تو اے عزیز سایہ نور جہاں میں آ
ناداں! پناہ ضامن امن داماں میں آ
کچھ عقل ہے تو مجلس دامن کشاں میں آ
ہاں بزم پاک احمد آخر زماں میں آ
گر خیر چاہتا ہے بر پاسباں میں آ
بچنا ہو آگ سے اگر اس سائباں میں آ
تو اس مکان مبارک و جنت نشاں میں آ
اپنا مکاں بنانے کو تو لامکاں میں آ

قربانیوں کی ہو صف اول میں جانشیں
گوہر ہے سر بکف تو صف امتحاں میں آ

۱۴ سال سے ۱۷ سال کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے بہترین موقعہ

نیوی میں آرٹیفسر

۲۵ اپریل تک نیوی میں ایک نئی آسامی کے لئے امیدواروں کی درخواستیں درکار ہیں۔ چھوٹی عمر کے نوجوانوں کے لئے یہ جگہ اپنے پراسپکٹس کے لحاظ سے بہترین ہے۔ ذیل میں ضروری کوائف درج ہیں۔

اوّل:۔ یہ ملازمت مستقل ہوگی۔ بارہ سال تک ملازمت کرنا ضروری ہوگا۔

دوم:۔ ۴½ سال تک خشکی پر کسی ورکشاپ میں تعلیمی اور ٹیکنیکل ٹریننگ دی جائے گی۔

سوم:۔ تعلیم میٹرک پاس ہو اور سائنس لی ہو۔ امیدواروں کا انتخاب بذریعہ امتحان سال میں دو دفعہ مئی اور اکتوبر میں ہوا کرے گا۔

ذیل کے مضامین کا امتحان ہوگا

حساب:۔ ۲۰۰ نمبر۔ انگریزی:۔ ۱۰۰ نمبر۔ سائنس:۔ ۱۰۰ نمبر۔ انٹرویو ۱۰۰ نمبر۔

چہارم:۔ ٹریننگ میں علاوہ راشن وردی رہائش کے پہلے سال ۵۰ روپے ماہوار دوسرے سال ۶۰ روپے۔ تیسرے سال ۷۰ روپے اور چوتھے سال ۸۰ روپے۔

پنجم:۔ ٹریننگ کے بعد آرٹیفسر فورتھ کلاس کو ۱۰۰-۱۱۵ آرٹیفسر تھرڈ کلاس کو ۱۲۵-۵-۱۴۰۔ آرٹیفسر سکنڈ کلاس ۱۵۰-۵-۱۷۰۔ آرٹیفسر فرسٹ کلاس ۱۸۰-۱۰-۲۰۰ چیف آرٹیفسر ۲۰۰-۱۰-۲۵۰

ششم:۔ امیدوار کی عمر ۱۴ سال سے ۱۷، آنکھ نظر ۶/۶ وزن ۹۴ پونڈ چھاتی ۲۹۔

ہفتم:۔ امیدوار کے والد یا والدہ کی عدم موجودگی میں اس کے دوسرے کسی قریبی رشتہ دار کی تحریری اجازت ضروری ہوگی۔

ہشتم:۔ امتحان کی تاریخ اور جگہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ امیدوار کو امتحان کی جگہ تک اور واپسی کا سرکاری ریلوے وارنٹ دیا جائیگا۔

نہم:۔ امیدوار کو امتحان کے داخلے کا فارم پُر کرنا ہوگا۔ جو قادیان ریکروٹنگ آفس سے مل سکتا ہے۔

دہم:۔ جن نوجوانوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ وہ اس شرط پر درخواست کر سکتے ہیں۔ اگر ان کا ہیڈ ماسٹر تصدیق کرے کہ وہ نوماہی امتحان میں پاس تھا۔ اور میٹرک میں پاس ہونے کی امید ہے۔

امیدواروں کو فوراً قادیان ریکروٹنگ آفس سے درخواست فارم لیکر پُر کرنا چاہئے۔ (ای۔ اے۔ آر۔ او قادیان)

تبلیغی دورہ علاقہ بہار کا پروگرام

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ کے دورہ بہار کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) بھاگل پور ۲۲-۲۳ اپریل
(۲) برہ پورہ ۲۴ تا ۳۰ "
(۳) خانپور ملکی ۲ تا ۱۰ مئی
(۴) بیگو سرائے ۱۳ تا ۲۲ مئی
(۵) لہریا سرائے و بھگو پٹی ۲۴ تا ۳۰ مئی
(۶) مظفر پور یکم تا ۵ جون
(۷) پٹنہ ۷ تا ۱۵ جون
(۸) آرہ ۱۶ تا ۱۹ جون
(۹) اڑدل ۲۰ تا ۲۳ جون
(۱۰) گیا ۲۴ تا ۲۶ جون
(۱۱) رانچی ۲۸ تا ۳۰ "
(۱۲) جمشید پور ۲ تا ۱۶ جولائی
(۱۳) مہو بھنڈار ۱۸ تا ۲۲ جولائی

(ناظر دعوت و تبلیغ)

سورہ کہف کی ایک آیت کی تفسیر

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

چونکہ تفسیر کبیر جلد سوم نہایت ہی تنگ وقت میں اور جلدی جلدی طبع ہوئی تھی۔ اسلئے اس کے آخری حصہ میں چند ایک کتابت کی غلطیاں رہ گئی تھیں۔ اسی ضمن میں سورہ کہف کی آیت ثم بعثنٰهم لنعلم ای الحزبین احصٰی لما لبثوا امدا۔ کی تفسیر بھی تھی جو چھوٹ گئی۔ پچھلے سال حضور جب ڈلہوزی میں مقیم تھے۔ خاکسار نے اس امر کا ذکر کیا۔ اور حضور نے اس آیت کی تفسیر لکھوا دی۔ لیکن قادیان آکر جب میں نے اصل مسودہ سورہ کہف دیکھا۔ تو اس میں مختصراً اس آیت کی تفسیر موجود تھی۔ لیکن سہواً کاتب سے وہ درج ہونے سے رہ گئی۔ اب جو حضور نے اس آیت کی تفسیر لکھوائی ہے وہ مفصل ہے اسلئے اخبار میں احباب کے فائدہ کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ دوست اسے اپنی کتابوں میں زائد کرلیں۔ اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں نہ رہیں۔ خاکسار نورالحق واقف زندگی

ثم بعثنٰهم لنعلم ای الحزبین احصٰی لما لبثوا امدا۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنے دین کی حفاظت کے لئے غاروں میں چلے گئے تھے۔ اور ایک لمبا عرصہ انہوں نے متمدن دنیا سے علیحدہ ہو کر گزار دیا۔ اور وہ لوگ جو غاروں میں نہ گئے۔ اور حاکم قوم کے ساتھ مل جل گئے۔ ان میں سے کونسا گروہ تھا جس نے اپنے وقت کی قدر کی۔ اور اپنے مذہب کی خدمت کی۔ اور اشارہ اس طرف کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے متمدن دنیا کو چھوڑ کر غاروں میں پناہ لی۔ وہی وقت کی قدر کرنے والے اور اپنی قوم کی خدمت کرنے والے تھے۔

جب کبھی بھی قوموں پر ایسے ابتلا آتے ہیں۔ تو ان کے دو گروہ ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک گروہ دین کی حفاظت کے لئے اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ اور دوسرا گروہ مذہب کی خدمت اسی میں سمجھتا ہے۔ کہ ہم اپنی قوم سے ملے جلے رہ کر اپنی جماعت کو اقتصادی اور تمدنی حالت کو تباہی سے بچائے رکھیں گے۔ اور اس طرح ایک رنگ میں دین کی خدمت کرینگے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ کچھ لوگوں نے ہجرت کی۔ اور وہ حبشہ چلے گئے۔ اور کچھ لوگوں نے ہجرت کی۔ اور مدینہ منورہ چلے گئے۔ اور کچھ لوگ ایسے رہ گئے۔ جو مکہ میں پیچھے رہ گئے۔ اور انہوں نے ہجرت نہ کی۔ قرآن کریم میں ان دونوں گروہوں کا ذکر آتا ہے۔ اور جو ہجرت کرنے والے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے عمل کی تعریف کرتا ہے۔ اور پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے عمل کی مذمت کرتا ہے۔ آیت زیر تفسیر میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اور بعثنٰهم کہہ کر یہ بتایا ہے۔ کہ اگر ہم ان کو پھر باہر نکالتے اور غلبہ نہ دیتے۔ تو لوگوں پر یہ اثر رہتا۔ کہ فتنوں اور دکھ کے وقت میں جو لوگ اپنے مذہب کے دشمنوں سے مل جاتے ہیں۔ اور مداہنت دکھلاتے ہیں۔ وہی حقیقی خیرخواہ مذہب کے ہوتے ہیں۔ پس ہم نے ان لوگوں کو غلبہ دیا۔ اور عزت دی۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے لئے اپنی قوم سے قطع تعلق کر لیا۔ اور اپنے دین کے بچانے کے لئے غاروں میں چلے گئے۔ تاکہ دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ دین کو بچانے کے لئے قربانیاں کرنے والے لوگوں کا وقت ضائع نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ یہی لوگ وقت کو محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور اس کی صحیح قیمت خدا تعالےٰ سے پاتے ہیں۔

اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ (لقمان)

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ایک دفعہ یہ سوال پیش ہوا کہ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب میں اس آیت کی کیا ضرورت تھی۔ جو اس مضمون کی سرخی ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ مکروہ اور ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہوتی ہے۔ قرآن مجید مفید اور روحانی تعلیم کے لئے آیا ہے۔ نہ کہ گدھے کی آواز پر تنقید کرنے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار نے اس اعتراض کے جواب میں عرض کیا۔ کہ یہ آیت اس واسطے نازل ہوئی ہے۔ کہ قرآن کریم کا کلام الٰہی ہونا اور ایک عالم الغیب ہستی کیطرف سے بھیجا جانا ثابت ہو۔ مجلس میں سے آوازیں بلند ہوئیں۔ کہ وہ کس طرح؟

میں نے عرض کیا۔ کہ آج سے قریباً ۱۳½ سو سال پہلے ایک امی ناتجربہ کار دنیا سے منقطع عرب کے باشندہ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی تھی۔ کہ گدھے کی آواز سارے جانوروں کی آوازوں میں سے مکروہ ترین ہے۔ اس شخص کے علم میں ساری دنیا عرب مصر شام اور فارس تک محدود تھی۔ اور اس کا اپنا سفر بھی عرب اور شام سے آگے نہیں بڑھا تھا۔ دنیا تاریکی میں تھی۔ اور یورپ۔ اکثر حصہ افریقہ کا۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ سائبیریا جاپان۔ آسٹریلیا اور فلسطین یا یوں سمجھو کہ کرہ ارض کا اکثر حصہ ظلمات میں تھا۔ نہ وہاں کے انسانوں کا حال کسی کو معلوم تھا۔ نہ جانوروں کا۔ آج جب یہ دنیا ایک شہر کی طرح ہو گئی ہے۔ اور ریل۔ آگ جہازوں اور ہوائی جہازوں نے اس کا کونہ کونہ دیکھ ڈالا ہے۔ اور ہر ملک کے جانور چڑیا گھروں میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور علم زوآلوجی نے تمام حیوانات اور اس کی خاصیتوں حالات۔ عادات اور آوازوں کو ہر شخص کے گھر تک کتابوں۔ ٹاکیوں اور سرکسوں کے ذریعہ سے پہنچا دیا ہے۔ تب اگر ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس امی کا یہ کہنا بالکل سچ تھا۔ کہ دنیا کے کسی گوشہ کے کسی جانور کی آواز گدھے کے ہینگنے سے مکروہ تر نہیں ہے۔ اور اس آیت نے ثابت کر دیا۔ کہ اس زمانہ میں یہ صرف ایک ایسی ہی ہستی کا کلام ہو سکتی تھی۔ جو دنیا کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ اور ملک ملک کے حیوانات کی آواز سے واقف۔ اور غیب دان ہو۔ پس یہ آیت ہنسی اور اعتراض کا محل نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کے ایک عالم الغیب ذات کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ اور قرآن کے نازل ہونے کا بھی یہی مقصد تھا۔ کہ وہ ایسی ہستی کو پیش کرکے اس کے وجود کو دلائل سے منوائے۔

اچھوت بھائی غور کریں

ہمارے اچھوت بھائی مدت سے انسانیت کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہوئے۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ابھی تک راہ راست معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ آریہ بنے۔ عیسائی ہوئے مگر اچھوت کے اچھوت ہی رہے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ "ہم اچھوتوں کو شدھ کرکے انکو مہاشہ کی پدوی دیکر بس ہو جاتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بیچارے اچھوت کے اچھوت ہی رہتے ہیں۔" (اخبار اردو گزٹ لاہور ۲۷ ستمبر ۱۹۳۰ء) کیوں؟ اسلئے کہ "جب تک ایک شخص وید بھگوان کا پیرو ہے تو اچھوت ہے۔ لیکن مسلمان بن جانے سے اسکا اچھوت پن دور ہو جاتا ہے یعنی کلمہ تشریف میں اسقدر طاقت ہے کہ اسکے پڑھ لینے سے ہندوؤں کا بھی اچھوت پن دور ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمارا گائتری منتر میں یہ طاقت نہیں" (اخبار ہند لاہور ۲۲ فروری ۱۹۳۰ء) اسکی وجہ کیا ہے یہ کہ "اسلام کی اخوت اور حریت ان کو ایک زبردست منظم جماعت بنا چکی ہے۔ اسلام کی مساوات وحدانیت ان کی مشترکہ قومیت کے احساس کو مضبوط کرتی ہے۔ اور ہندوؤں کی ذات پات چھوت چھات اور بے حد فرقہ بندی انکو مقابلہ میں کمزور اور نکما بنا رہی ہے۔ اسلام کے پھیلاؤ کا کارن اس کا سادہ کم خرچ اور غریبوں کے لئے مفید اور دلکش سوشل سسٹم ہے۔ غریب ہندوؤں کی لڑکیاں تو امیر لے لیتے ہیں۔ مگر لڑکے زیادہ تر کنوارے رہ جاتے ہیں۔" (اخبار ہندو ۴ جولائی ۱۹۳۰ء) اور ملاحظہ ہو۔ "اسلام کے اندر مذہب اور پالٹکس سب کچھ آجاتا ہے۔ اسلام اپنے اندر ہی ایک قومیت ہے۔ جو برابری کا درجہ اسلام میں انسان کو دیا گیا ہے وہ عمل شکل میں سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ اسلام کی خوبی ہے کہ اسپر افریقہ کی حبشی اقوام بھی ایسی فدا ہیں۔ کہ باوجود عیسائیوں کی محنت اور قربانی [illegible] مکے اور حکومت کے اعلیٰ حکام اسلام کو چھوڑنے پر تیار نہیں۔ اسلام نے اختلافات رکھتی ہوئی قوموں میں جو ہمدردی اور محبت پیدا کی ہے۔ وہ عیسائی مذہب پیدا نہیں کر سکا۔" (ہمارے بھائی پرمانند جی ایم اے۔ اخبار ہندو ۱۵ جون ۱۹۳۰ء) اسکی وجہ بھی پڑھ لیجئے۔ "جس ہندو نے اسلام قبول کر لیا۔ اسکو [illegible] گویا مسلمان ہو کر مردہ سے زندہ ہوا۔ اور شدھ ہو کر زندگی سے [illegible]" (اخبار ہندو لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۹ء) اسلئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے لیڈر ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے اور انکا نام بھی [illegible] کرتے

لیکن بدقسمتی سے انکے دلوں میں ہندو دھرم نام کو بھی نہیں۔ اور اسلامی سنسکار کشش ان اقوام کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں" (اخبار رہنما ۱۲ نومبر ۱۹۲۹ء) پیارے اچھوت بھائیو! اے بھائیو سوچو اور غور کرو کہ اسلام ہی تمہیں اچھوت پن سے نکال سکتا ہے۔ (نرخ محمد احمدی شرما)

اخبار "زمزم" اور "مرکز تنظیم اہلسنت" کی فتنہ پردازی

معزز روزنامہ "مسلمان" دہلی کی حق گوئی

مرکز تنظیم اہلسنت کی حقیقت پر ہم اپنے بعض مضامین میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ اور اس کی فتنہ پردازیوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ یہی شکایت دوسرے فرقوں کے مسلمانوں اور خاص کر شیعہ اصحاب کو ہے۔ اخبار "زمزم" ۱۹ اپریل ۱۹۴۵ء میں "مرکز تنظیم اہل سنت کے خلاف بہتان عظیم" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"ایڈیٹر صاحب شیعہ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ہمیں موعظہ حسنہ کے ذریعہ سے دعوت الی الحق اور ارشاد الی اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک مقام نبوت اور تبلیغی سٹیج پر تو درکنار کسی بھی موقعہ پر کسی کو گالی دینا جرم اور قطعاً حرام ہے۔"

لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی خوش کلامی کا ایسا ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو یہ احساس ہی نہیں۔ کہ گالی اور بدزبانی ہوتی کیا ہے۔

بہرحال معاصر "مسلمان" اس موقع پر حق کی آواز بلند کرنے کی وجہ سے خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ اگر یہی جرأت دوسرے مسلمان اخبارات بھی دکھائیں۔ تو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑا کر تماشہ دیکھنے والوں اور ذاتی مفادات حاصل کرنے والوں کو کبھی کامیابی حاصل نہ ہو۔ اور مسلمان اس نقصان سے بچ جائیں۔ جو اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے انہیں پہنچ رہا ہے۔

"مرکز تنظیم اہلسنت کی طرف سے اخبارات میں شیعوں اور مرزائیوں وغیرہ کے خلاف اکثر مضامین شائع کئے گئے ہیں جن میں ان کے خلاف سنی مسلمانوں کو خوب ابھارا گیا ہے۔ اس انجمن کے مضامین "زمزم" لاہور میں بہت شائع ہوتے ہیں۔ اور اب بھی ہو رہے ہیں جن میں شیعہ سنی وغیرہ اختلافات کو بہت زیادہ فروغ دیا جاتا ہے۔ اور شیعوں کے خلاف نفرت کی آگ بہت بھڑکائی جاتی ہے۔

ہمیں بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ آپ اس قسم کے مضامین کی اشاعت کیوں نہیں کرتے اور کیوں نہیں انہیں اپنے اخبار میں نکلواتے۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ ہم چونکہ ان جھگڑوں کو مسلمانوں کے لئے سراسر نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ اور اس قسم کے مضامین کی اشاعت کو سوائے اپنا الو سیدھا کرنے اور مسلمانوں سے پیسے بٹورنے کے اور کچھ نہیں سمجھتے۔ اس لئے بھلا ان مضامین کو اپنے اخبار میں کیسے شائع کر سکتے ہیں۔ اخبار "زمزم" نے ان مضامین کی اشاعت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرتا ہے۔

ہم نے آج تک ان فروعات میں کبھی حصہ نہیں لیا اس قسم کے مذہبی جھگڑوں کو ہم مسلمانوں کے حق میں سم قاتل سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم پبلک کی اس خواہش کو پورا کرنے سے معذور ہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانا "زمزم" کو مبارک ہو ہمیں ایسے کاموں سے معذور ہی رکھا جائے یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ نہ خدا ہمیں اس لعنت کی اشاعت کی توفیق دے۔

لاہور کا اخبار "زمزم" آئے دن اس قسم کے مضامین شائع کرتا رہتا ہے۔ جس سے ظاہر ہو کہ وہ مسلمانوں اور اسلام کا بہت بڑا خیرخواہ ہے۔ لیکن یہ اس کی غوغا آرائی مذہب کے نام پر مسلمانوں کو لوٹنے اور ان سے پیسے بٹورنے کے لئے ہے مسلمانوں کی انجمنوں کا پروپیگنڈا کیا اور ان سے اس کے معاوضے میں پیسے وصول کر لئے اور زبان سے یہ کہہ دیا۔ کہ ہم مسلمانوں کے بڑے ہمدرد اور خیرخواہ ہیں۔ مرکز تنظیم اہل سنت والوں کے پروپیگنڈے کے لئے اس اخبار نے اپنے کالم وقف کئے لیکن بجائے اس کے کہ اس میں "زمزم" کا کوئی خلوص کا جذبہ کارفرما ہوتا محض کسب زر اس اخبار کا منشا رہا۔ اور اس نے اس تحریک میں خوب ہاتھ رنگے حتیٰ کہ اب تک یہ اخبار اس انجمن کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے اور اسلامی خدمات کی آڑ میں مسلمانوں کے خون پسینے کی کمائی سے اپنا گھر بھر رہا ہے۔

اب آیئے ذرا مرکز تنظیم اہل سنت کی طرف کہ اس انجمن کے قیام کا مقصد کیا ہے۔

جہاں تک ان واقعات کا تعلق ہے۔ جو اس انجمن کے متعلق اخباروں میں نظر سے گزرتے رہتے ہیں اس انجمن کا قیام صرف اس لئے ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں میں فرقہ وارانہ تعصبات کی آگ کو ہوا دیکر خوب بھڑکایا جائے اور شیعہ۔ سنی وہابی مرزائی قسم کے فرقہ وارانہ جھگڑوں کو خوب فروغ دے کر مسلمانوں کو ایک دوسرے سے متنفر کرایا جائے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے مسلمانوں کا خدا رسولؐ۔ قرآن پاک اور کعبہ سب کچھ ایک ہے۔ لیکن یہ انجمن مسلمانوں میں پرزور طور پر پراپیگنڈا کر رہی ہے۔ کہ شیعہ سنی آپس میں ہرگز نہیں مل سکتے۔ احمدی۔ وہابی کے جھگڑے کبھی نہیں مٹ سکتے۔ غرض مسلمان کبھی ایک دوسرے کے ساتھ متحد نہیں ہو سکتے اس انجمن نے مختلف فرقوں میں نفرت کی آگ بھڑکانے میں بہت کام کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت سمجھتے ہوئے شیعوں اور مرزائیوں کے خلاف ایک طوفان برپا کر دیا ہے۔

مانا کہ شیعہ سنی اختلافات آپس میں مٹ نہیں سکتے۔ ان میں مذہبی اختلافات کی ایک وسیع خلیج حائل ہے۔ یہ بھی بجا کہ شیعہ فرقہ کے ہاتھوں اسلامی سلطنتوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا لیکن کیا موجودہ وقت ان کے سابقہ جھگڑوں کو فروغ دینے کا ہے۔ اس وقت جبکہ مسلمانوں کے سیاسی مطلع پر چاروں طرف سے خوفناک گھٹائیں چھا رہی ہیں اور دشمن ہر طرف سے امنڈ کر ان کو ملیامیٹ کر دینے کی خطرناک کوشش میں لگا ہوا ہے۔ تو کیا اس وقت آپس کے ان اختلافات کو فروغ دینا مناسب ہے۔ یا انہیں بالکل بھلا کر دشمن کے مقابلے پر متحد محاذ قائم کرنا۔

اس وقت تو مسلمانوں کو اکبر الہ آبادی کے اس شعر کی مجسم تفسیر ہونا چاہئے تھا کہ ؎

لاٹھی ہے ہوا دہر پانی بن جاؤ
موجوں کی طرح لڑو مگر ایک رہو

یعنی آپس میں خواہ ہمارے لاکھ اختلافات ہوں۔ مگر دشمن کے مقابلے پر ہمیں بالکل یک جان متحد اور منظم ہو جانا چاہئے لیکن یہاں یہ حالت ہے۔ کہ ہم میں مستقل طور پر ایسی انجمنیں بنی ہوئی ہیں جو ان اختلافات کی آگ کو بھڑکانے میں زیادہ سے زیادہ کوشش سے کام لے رہی ہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے کتنی بدبختی کا مقام ہے کہ ان کے مذہبی رہنما انہیں متحد کرنے کی بجائے آپس میں لڑانے کا مقدس فرض انجام دے رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ان کی خوب آپس میں چلتی رہے تاکہ ان کا حلوا مانڈا برقرار رہے اور لوگ ان کی عزت کرتے رہیں۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی نزاع نے مسلمانوں کے لئے جو جگ ہنسائی کا سامان کر رکھا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لکھنؤ کی اس شیعہ سنی نزاع نے وہاں کے مسلمانوں کو بےحد نقصان پہنچایا ہے۔ اور غیرمسلموں کو ان پر ہنسنے کا خوب موقع دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ نزاع لکھنؤ سے نکل کر دہلی اور پنجاب کا رخ کرنے والی ہے۔ اور اسے فروغ دینے کے لئے ہی مرکز تنظیم اہل سنت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو کوئی دن جاتا ہے۔ کہ پنجاب میں بھی یہی ہنگامہ کارزار گرم ہو جائے گا۔ اور لکھنؤ کی طرح یہاں بھی آپس میں خوب سر پھٹول شروع ہو جائے گی۔

اسی طرح اس انجمن کے ماتحت مرزائیوں کے خلاف بھی ایک طوفان برپا ہو رہا ہے اور اس عضو کو بھی مسلمانوں کے سیاسی جسم سے کاٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس کے بالمقابل ہندو اپنے تمام فرقوں کو آپس میں متحد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں بعض فرقے ایسے ہیں۔ کہ جو نہ ایشور کو مانتے ہیں نہ وید کو پھر بھی وہ ہندو شمار کئے جاتے ہیں۔" (۲۸ مارچ ۱۹۴۵ء)

ڈاک کے محکمہ میں ملازمت

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پوسٹ آفس کے محکمہ میں ٹائپسٹوں اور دوسرے کلرکوں کے لئے آسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۴۰-۲-۶۰ ۳۰-۳-۹۰ اور ۴۵-۵-۱۴۵ ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہو۔ ملازمتیں فی الحال عارضی ہیں۔ درخواستیں ۲۳ تک کسی گزٹڈ افسر کی تصدیق اور نقول سرٹیفکیٹ کے ساتھ پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

دو خوابیں — احمدیت کی فتح اور برطانیہ کی کامیابی کے متعلق

۲۵ ر فروری ۱۹۴۵ء کی رات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ گویا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر آیات انا فتحنا لک فتحا مبینا ... الخ الہام ہوئی ہیں۔ اور سارے عالم میں فتوحات احمدیہ کا شور مچ رہا ہے۔ ایک بہت ہی کھلے میدان میں جہاں کہیں دور دور مکان بھی ہیں۔ گروہ در گروہ لوگوں میں احمدیت کی فتح و نصرت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کی اکثریت مخلصانہ مائل بہ احمدیت ہے۔ مگر کہیں کہیں کوئی مغرور متعصب چند لوگوں کو متوجہ کئے ہوئے کہہ رہا ہے۔ کہ ہم ہرگز نہیں مانیں گے۔ جب تک کوئی کھلا نشان ظاہر نہ ہو۔ اتنے میں اس میدان میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ شمال مشرق سے مکانوں کے قریب سے ظاہر ہوئے۔ اس پر میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو آسمان پر سرخ ستاروں سے انا فتحنا لک فتحا مبینا لکھا ہوا ہے۔ میں نے غل مچا کر لوگوں کو آسمان کی طرف متوجہ کیا۔ تو ان میں بہت بڑا غلغلہ پڑ گیا۔ اور اسے تائید احمدیت کے لئے بھاری نشان سمجھا گیا۔ اس پر بھی ان لوگوں میں سے ایک آدمی ضد پر اڑا رہا۔ اور برابر انکاری کلمات بولتا گیا۔ کہ پھر اسی مجمع میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ سے مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بھاری معجزہ ظاہر ہوا۔ جو مجھے اب اچھی طرح یاد نہیں۔ لیکن غالباً کسی مردے کو زندہ کیا۔ یا اندھے کو آپ کے دست مبارک سے بینائی ملی۔ یا کسی مجذوم کو لوگوں کے روبرو اور آناً فاناً شفا یابی ہوئی۔ بہرحال میرا غالب ذہن یہی ہے۔ کہ ان تین میں سے ایک معجزہ تھا۔ جس پر تمام لوگ قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے۔ کہ یہ معجزہ مسیح سے بڑھ کر ہے۔ مگر وہ آدمی ہٹ پر ہی رہا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اجتہاد کے مطابق میرا دل جرمنوں کو ظالم تصور کرنے کے اطمینان سے قاصر تھا۔ کہ میں نے اغلباً ۱۹۴۰ء کے موسم گرما میں دوپہر کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا۔ کہ سورج سمت الراس سے شمال مغرب کی طرف عین بلندی پر ہے۔ اور شمال سے جنوب کو یعنی اوپر سے نیچے آہستہ آہستہ سرخ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس کے پرتو سے زمین بھی برنگ خون سرخ ہوتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ تقریباً سارا سورج سرخ ہو گیا۔ اور اس کا عکس بھی سطح ارض پر سرخ پڑ رہا ہے۔ میں اور حماد اے۔ ڈی۔ آئی صاحب مدارس لالہ روشن لال صاحب اور چند آدمی یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ زمین و سورج جرمنوں کے ظلم سے سرخ ہو رہے ہیں۔ ان باتوں میں دیکھتے ہی دیکھتے سورج کے غربی کنارہ سے گول سی روشنی اور جنوبی کنارہ سے لمبی لکیر سی روشنی نمودار ہو کر ایک دوسرے کی طرف چلی اور باہم مل کر سالم جنوبی کنارے کو روشن کر کے شمال کی طرف بڑھتی گئی۔ اور آہستہ آہستہ سورج پر سے سرخی کا پردہ محو ہوتا گیا۔ اور نورانی سطح شمال کی طرف چڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ اس پر لالہ روشن لال صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ دیکھو برطانیہ کی فتح ہو رہی ہے۔ اور سورج چمک رہا ہے۔ یہ خواب اگلے دن میں نے اپنے ڈی۔ آئی صاحب قریشی محمد صادق صاحب کو لالہ روشن لال صاحب کی موجودگی میں سنا دیا۔

(خاکسار گل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیرغربی و سیکرٹری جماعت لنڈ شادان ضلع ڈیرہ غازیخان)

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت اہم ارشاد

" میرے نزدیک تبلیغ کو زیادہ نتیجہ خیز اور مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے کم از کم دو ہفتے ہر شخص سے وقت لیا جائے۔ پس میرے نزدیک دو ہفتہ سے لیکر دو تین مہینہ تک وقت دینا چاہیئے۔" " اگر کوئی شخص سال کے بارہ مہینوں میں سے کم از کم دو ہفتے بھی اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے صرف نہیں کر سکتا۔ تو وہ جہاد جیسے فریضہ کو بھلا دینے والا ہوگا۔"

حضور کا ارشاد آپ خدام کے سامنے ہے۔ جس پر مزید کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ صرف یہی اپیل کی جاتی ہے۔ کہ خدا کے نام کے پھیلانے کے لئے وقف ایام کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

دوست مجھے کئی بار کہہ چکے ہیں۔ کہ غیر مبایعین کے اندرونی حالات پر روشنی ڈالو۔ مگر میں اس وجہ سے تعمیل فرمائش سے معذور رہوں۔ کہ جب میں لاہور سے آیا۔ اور ایک مضمون لکھا۔ تو حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کو دکھایا۔ مگر اس کی اشاعت سے ہر دو حضرات نے مجھے منع کر دیا اور میں رک گیا۔

میری پنشن وغیرہ کا کچھ روپیہ غیر مبایعین کی انجمن کے ذمہ تھا۔ جو مولوی محمد علی صاحب دینا نہ چاہتے تھے۔ اور ان کے بعض معزز ترین ممبروں کے خطوط میرے پاس موجود ہیں۔ جو اس بارہ میں مولوی صاحب اور ان کی انجمن کو حق بجانب نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے میں نے دو ٹریکٹ چار چار صفحہ کے طبع کرائے۔ تا ان کی انجمن کے ممبروں کو بھیجوں۔ اور مقدمہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا۔ قانون دانوں نے مجھے مشورہ بھی دیا۔ جس پر میں نے انجمن کو مقدمہ کرنے کا نوٹس دے دیا۔ مگر جب میں نے وہ ٹریکٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دکھائے۔ اور مقدمہ کرنے کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ نہ کسی کو ٹریکٹ بھیجو۔ اور نہ مقدمہ کرو۔ جس پر میں بالکل خاموش ہو گیا۔ مگر اس طرح مجھے مولوی صاحب کے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق فاضلہ کا موازنہ کرنے کا موقع مل گیا۔ اور جب میں نے ان واقعات اور حالات کا جو میں نے کئی سال احمدیہ بلڈنگس میں اپنی آنکھوں دیکھے۔ اور کانوں سنے یہاں کے حالات سے مقابلہ کیا۔ تو سخت حیران ہوا۔ اور زمین و آسمان کا فرق پایا۔

جب چند آدمی بعض وجوہات کی بناء پر جماعت احمدیہ قادیان سے نکالے گئے۔ اور انہوں نے احمدیہ بلڈنگس میں جا پناہ لی۔ تو اہالیانِ بلڈنگس نے خواہ وہ معقول تھے۔ یا حد درجہ کے نامعقول محض اس خیال سے کہ ان کے ذریعہ کامیاب ہو سکیں گے۔ انہیں وہ عزت دی۔ جس کے وہ اہل نہ تھے۔ رہنے کو عمدہ مکان اور کھانے کو اچھا کھانا دیا۔ ملازمت دی۔ نقدی دی۔ ان کے اخبار رسالہ وغیرہ طبع کرائے۔ اور اشاعت میں مدد دی۔ میاں عبد الشکور صاحب ملازم انجمن کو لاہور سے دہلی اور ادھر پشاور تک انجمن کے خرچ پر بھیج کر اخبار مباہلہ کے خریدار بنائے۔ اور اپنے احباب سے پیشگی قیمت لے کر دی۔ اور مباہلہ جیسے گندے اخبار کو اپنے گھروں میں مستورات تک پہنچایا۔ مگر نتیجہ سوائے ناکامی کے کچھ نہ نکلا۔ چند دن بعد نہ وہ آدمی رہے۔ نہ اخبار رہا۔ پیشگی دیا ہوا روپیہ برباد گیا۔ اور روپیہ والے وصول کرنے والوں کی شکایت کرتے رہے۔

اس دوران میں جناب مولوی صاحب نے مجھ سے بھی علیحدگی میں دریافت کیا۔ کہ تم ہم سے سات سال بعد آئے۔ تم نے یہ باتیں سنیں یا دیکھیں۔ میں نے کہا۔ میں نے نہ سنیں نہ دیکھیں۔ مگر اس شہادت کے باوجود مولوی صاحب نہ رکے۔ اور ان کی امداد کرتے کراتے رہے۔ صرف اس امید پر کہ اس وقت ان کے ساتھ مل کر زور لگانے سے شاید کامیاب ہو جائیں۔ مگر ہر موقع پر ان کی امید کے خلاف ہی ہوتا رہا۔ روپیہ برباد کوشش رائیگاں۔ اور جب مراد پوری نہ ہوئی۔ تو دھکے دیکر نکال دیا۔ نہ وہ ادھر کے رہے۔ نہ اُدھر کے۔ اور کئی ایک احرار کے ساتھ جا ملے۔ بالمقابل ادھر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ملتی رہی۔ اگر ایک نکلا۔ تو دس داخل سلسلہ ہوئے۔ اور جماعت کا اخلاص زیادہ سے زیادہ اور خلافت پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتی گئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں سچی خلافت کے متعلق حتمی وعدہ ہے۔ کہ میں اسے زمین میں قائم کر کے مضبوط کرونگا۔ خوف کو امن سے بدل دوں گا۔ اس کے ماننے والے میری عبادت کرینگے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائینگے۔ اس کے بعد جو ایسی خلافت کا منکر ہوگا۔ وہ فاسق ہے۔

اخیر میں میری دردِ دل سے دعا ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بعض دوستوں کو خلافت کے دامن سے وابستہ کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے باقی دوستوں کو بھی خلافت حقہ کی سلک میں منسلک فرمائے۔ تا سب مل کر حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑ کر اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے لئے پورا زور لگا کر اپنے مولیٰ کو راضی کر لیں۔

(خاکسار محمد نصیب قادیان)

اعلان معافی

میاں عبد الرحیم صاحب عرف جرنیل ساکن کاٹھ گڑھ کو ایک جرم کی بناء پر اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی۔ جماعت کی سفارش پر ان کی معافی کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہونے پر حضور نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۷۸ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری سردار محمد صاحب قوم جٹ گگ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوئیوال ڈاک خانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ والد صاحب کی طرف سے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ آمدنی کے کم و بیش ہونے کی بھی اطلاع دوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد بشیر احمد بھوئیوال موصی۔ گواہ شد۔ چوہدری سردار احمد امیر جماعت احمدیہ بھوئیوال۔ گواہ شد محمد خورشید انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۸۰ منکہ بی بی زوجہ ملک میاں خان صاحب قوم راجپوت کھوکھر عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کھوکھر غربی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا بی بی صاحبہ۔ گواہ شد ملک میاں خاں صاحب بقلم خود موصی سکرٹری تبلیغ و مال انجمن احمدیہ کھوکھر غربی۔ گواہ شد محمد افضل قریشی مولوی فاضل دارالبرکات قادیان ۳۰/۳/۴۵

نمبر ۸۲۸۵ منکہ مرزا جان عالم بیگ ولد مرزا فتح محمد بیگ قوم مغل پیشہ وکالت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بیچ حال شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان دس مرلہ بلڈنگ دو منزلہ و اراضی مزروعہ ۲۲ بیگہ جس میں سے ۱۳ بیگہ بارانی ہے اور ۹ بیگہ چاہی یعنی مکان اور زمین کے ۱/۴ حصہ کا میں منظر مالک ہوں۔ لیکن میری والدہ اور ہمشیرہ کا حصہ مطابق شریعت اس ۱/۴ حصہ سے نکال کر ہوگا۔ اس کے علاوہ میری

ماہوار آمد ہے جو تقریباً ۹۰/- روپے ماہوار ہے مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا جان عالم بیگ انکم ٹیکس پریکٹیشنر شیخوپورہ۔ گواہ شد حکیم محمد عبد الجلیل۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۰۳ منکہ رابعہ بیگم زوجہ منشی نور محمد صاحب قوم شیخ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میرا مہر یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ رابعہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ نور محمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ شریف احمد مولوی فاضل

نمبر ۸۳۰۴ منکہ رحمت علی ولد رحیم بخش صاحب قوم باشندہ پیشہ زمینداری۔ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن بھوئیوال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میری سالانہ آمد ۱۵۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد رحمت علی بقلم خود موصی۔ گواہ شد چوہدری سردار احمد امیر جماعت احمدیہ بھوئیوال۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۰۶ منکہ زہرہ بیگم زوجہ عبد الاحد صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس تین تولہ سونا کانٹے ایک تولہ۔ کلپ ایک تولہ مندری ایک تولہ کل چھ تولہ سونا۔ گچھیاں نقرئی ۲۳ تولہ میرا حق مہر ۲۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس سب جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ زہرہ بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد عبد الاحد خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ عبد العزیز ملتانی کوئٹہ۔

نمبر ۸۰۶۵ منکہ محمودہ بیگم زوجہ چوہدری عبد المالک صاحب قوم جٹ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۶ تولہ زیور طلائی اس کے علاوہ دو صد روپیہ حق مہر۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ۔ محمودہ بیگم موصیہ گواہ شد:۔ عبد المالک خاوند موصیہ۔ گواہ شد حافظ عبد العلی سرگودھا۔

نمبر ۸۳۵۴ منکہ محمد شریف احمد ولد شیخ مختار نبی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ڈیرہ دون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت ۶۴/۶/- ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع سکرٹری مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ کیپٹن محمد شریف احمد گواہ شد شیخ مختار نبی۔ گواہ شد:۔ محمد ضیاء اللہ خیبر ہوزری ورکس امرتسر۔

نمبر ۸۳۵۹ منکہ حمید احمد بی اے ولد میاں جلال الدین صاحب مرحوم قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کوچہ گھنگھرو سازان اندرون دہلی دروازہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں ریلوے ورکشاپ مغلپورہ میں بعہدہ کلرکی ملازم ہوں اس وقت میری تنخواہ ۷۶/- روپے اور ۲۳/- مہنگائی ولوکل الاؤنس ملا کر کل ۹۹/- روپے ملتی ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہیں اپنی آمد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد حمید احمد بی اے زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اندرون دہلی دروازہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین گواہ شد:۔ سید ولی اللہ مولوی فاضل۔

نمبر ۸۳۱۴ منکہ سید غلام الدین احمد بی اے ولد مولوی سید فیاض الدین احمد صاحب قوم سید پیدائشی احمدی ساکن حفیظ منزل محلہ پرمکھا پور ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری تنخواہ اسوقت ۵۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۱۲/- قحط الاؤنس اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کچھ جائیداد والد صاحب نے مجھے عطا کی ہے جس کی تفصیل کا مجھے علم نہیں۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اس میں سے میری بیوی کا دو ہزار مہر وضع کر کے باقی کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید غلام الدین موصی بقلم خود گواہ شد سید فیاض الدین موصی ۲۲۹ گواہ شد:۔ سید غلام محمد سونگڑہ

نمبر ۸۲۷۷ منکہ سید بشیر الرحمن ولد سید عزیز الرحمن صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن موضع کراب ڈاکخانہ بیکی ٹیکا۔ ضلع سلہٹ صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید بشیر الرحمان کرفٹ انگریزی۔ گواہ شد محمد رفیق احمدی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال

بہت فائدہ ہوا دو شیشی اور

جناب ڈاکٹر ایم۔ بی بوریرو صاحب جی۔ بی۔ وی سی۔ وٹرنری سرجن کن گوٹ سندھ سے لکھتے ہیں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو بعلاز استعمال بہت مفید پایا۔ لہذا بذریعہ خط ہذا دو تولہ موتی سرمہ علیحدہ علیحدہ دو شیشیوں میں بذریعہ وی پی ارسال فرمایئے۔" ڈاکٹر صاحب جانور نہ صرف خود ہی موتی سرمہ استعمال فرماتے ہیں بلکہ اپنے مریضوں کیلئے بھی موتی سرمہ کی ہی خریداری کرتے ہیں کیونکہ تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری۔ سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں موتی سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ منیجر

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی یہ دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ عـــ۱۶ روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ ایڈریس معلوم ہو۔ یا خود خریدار کی نگاہ سے یہ اعلان گزرے تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع فرما دیں۔ تا دوبارہ ان کی خدمت میں پرچے بھجوائے جائیں۔ (۱) شیخ فتح محمد صاحب سب پوسٹماسٹر چیمبرلنگ لاہور (۲) مرزا غلام حسین صاحب محبوب بلڈنگس دل محمد روڈ لاہور (۳) سردار سیف اللہ صاحب اوورسیر نہر سٹھیالی (۴) میجر نذیر احمد صاحب بنگ ماڈل ٹون لاہور (۵) بابو عمر الدین صاحب سپیڈ مارک گجرات ڈویژن اپر جہلم کنال گجرات (۶) قاضی عطا الٰہی صاحب پٹواری اروپ گوجرانوالہ

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل خریداران ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے پرچے عدم پتہ ہو کر واپس دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی صاحب کو کسی خریدار کا تازہ ایڈریس معلوم ہو یا خود خریدار کی نگاہ سے یہ اعلان گزرے تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع فرما دیں۔ تا دوبارہ ان کی خدمت میں پرچے بھجوائے جائیں۔ (۱) ایم۔ اے سلام بی اے کلکتہ (۲) افضل محمد خاں صاحب ۹۱ ڈی مارکیٹ روڈ نیو دہلی (۳) ڈپٹی عزیز اللہ صاحب شاہجہانپور (۴) ایم نعیم اللہ صاحب پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ شملہ (۵) چودھری بشیر احمد صاحب معرفت ڈاکٹر ایس ڈی احمد صاحب صدر بازار ڈسپنسری۔ دہلی (۶) چودھری خادم حسین رئیس یارو لال گورداسپور (۷) چودھری محمد طفیل صاحب لفٹیننٹ آگرہ (۸) لفٹیننٹ ایم۔ بی باجوہ دہلی کنیٹ (۹) ملک رشید احمد خاں صاحب 5/15 پنجاب رجمنٹ انبالہ کنیٹ

مندرجہ ذیل خریداران ریویو آف ریلیجنز اردو کے پرچے عدم پتہ ہو کر واپس دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی صاحب کو کسی خریدار کا

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ خریدار احباب قیمت باقاعدہ ادا کریں۔ اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمائیں پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا۔ انہیں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کے روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا وہ اس سے علاوہ ہوگا۔

(منیجر الفضل)

4000 PRECIOUS GEMS
دنیا کی بہترین تصانیف کا انتخاب

اس میں مختلف مضامین کے متعلق سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سو ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف غیر مسلم و غیر احمدی اقوام پر حقیقی اسلام کی حجت پوری کی گئی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ایک اہم فرض۔ یہ چار سو صفحے کی تبلیغی کتاب خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے نیا دہری ہے۔ انگریزی داں یہ کتاب شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت صرف دو روپے مجلد دو روپے آٹھ آنے معہ محصول ڈاک

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

قادیان کی ایک مشہور فرم کے لئے ایک ایسے لائق محنتی ہوشیار دیانتدار اور مخلص احمدی نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں خط و کتابت کر سکے اور حساب کتاب رکھ سکے اور فرم کے انتظام کو احسن طور پر چلا سکے۔ اپنے سابقہ تجربہ اور کم از کم تنخواہ کو بیان کرتے ہوئے جلد سے جلد درخواستیں پہنچنی چاہئیں۔

ن۔ ا معرفت "الفضل"

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۹ اپریل۔ وسطی جرمنی میں دو روز کی شدید جنگ کے بعد نویں امریکن فوج نے میگڈ ابرگ پر پوری طرح قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح اب اس کا مورچہ دریائے ایلب کے کنارے اسی میل تک پھیل چکا ہے۔ پہلی امریکن فوج لیپزگ کے گلی کوچوں میں لڑ رہی ہے۔ یہاں بھی دشمن کی مقابلہ کی طاقت ٹوٹ چکی ہے۔ ہال کے شہر پر بھی قریب قریب امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ جنرل پیٹن کی فوجیں گاٹ میگن کے پاس چیکوسلواکیہ میں داخل ہو گئی ہے۔ ساتویں امریکن فوج اس وقت نورمبرگ کے شہر میں لڑ رہی ہے۔ جہاں دشمن بہت سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ دوسری برطانی فوج ہیمبرگ کے قریب پہنچتی جا رہی ہے۔ وہ اب اس شہر سے ۱۷ میل جنوب مشرق کی طرف ہے، اور دریائے ایلب سے صرف آٹھ میل پر ہے۔ ہالینڈ میں کینیڈین دستے ایمسٹرڈم سے تیس میل پر جا پہنچے ہیں۔ کچھ اور دستے ایمڈن کی بیرونی قلعبندیوں تک جا پہنچے ہیں۔ فرانس میں جو فوج گھر گئی تھی۔ اس نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

مشرقی محاذ کے متعلق جرمنوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ روسی برلین سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر لڑ رہے ہیں۔ اور جرمنی کے صدر مقام کے گرد ایک بڑا گھیرا ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی خبر دی ہے۔ کہ مارشل کونیف کی فوجیں برلین کے جنوب مشرق میں جرمن بچاؤ کی بڑی لائن میں گھس گئی ہیں۔ مگر روسی ہائی کمانڈ کے اعلان میں اس بارہ میں کوئی خبر نہیں دی گئی۔ روسی فوجوں نے چیکوسلواکیہ اور آسٹریا کے بعض اور مقامات سے بھی دشمن کو نکال دیا ہے۔

روم ۱۹ اپریل۔ اٹلی میں آٹھویں فوج نے کمیکو جھیل کے کنارے بڑھتے ہوئے ارجنٹا کا شہر لے لیا ہے۔ جو جرمن رسد کا ایک بہت بڑا سنٹر تھا۔ اب یہ فوج بولونیا سے صرف نو میل دور ہے۔ پانچویں فوج بھی بولونیا سے اسی قدر دور ہے۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ ایڈمیرل نمٹس کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکن فوجیں جزیرہ منڈاناؤ میں ایک اور مقام پر اتر گئی ہیں اور ۲۵ میل لمبا مورچہ قائم کر لیا ہے۔ اوکے ناوا میں امریکن دستے جزیرہ کے شمالی سرے تک جا پہنچے ہیں۔

لاہور ۱۹ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری مسٹر پی سی بورن ۲۰ اپریل کو اپنے عہدہ کا چارج دے رہے ہیں۔ اور ۲۵ اپریل کو پچمڑی میں سی۔ پی و برار کی گورنری کا چارج لینگے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ اس وقت مشرق اور مغرب دونوں طرف سے بہت بڑی تعداد میں فوجیں برلین پر بڑھ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ قریباً بیس لاکھ روسی فوج نے نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور سینکڑوں روسی ٹینک میدان میں آگئے ہیں۔ نو روسی فوجوں نے مختلف سمتوں سے برلین پر دھاوا بول دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ ذمہ دار حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ مغربی محاذ کی جنگ بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ اور امریکن فوجوں کی مشرق بعید کو روانگی شروع ہو چکی ہے۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ ٹوکیو پر شدید ہوائی حملوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ تمام غیر ملکی ڈپلومیٹ یہاں سے نکل کر کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔

دہلی ۱۹ اپریل۔ مرکزی اسمبلی کی میعاد یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ختم ہو رہی ہے۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ اس میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائیگی۔ اور اس سال نئے انتخابات نہیں ہونگے۔

دہلی ۱۹ اپریل۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ لارڈ ویول عنقریب ہندوستان واپس آجائینگے۔ وزیر ہند کے ساتھ ان کی بات چیت ختم ہو چکی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ یہاں پہنچکر زیادہ دیر ٹھیر نہیں سکینگے بلکہ جلد واپس چلے جائینگے۔ کیونکہ جرمنی پر قبضہ کرنیوالے فوجی کمیشن میں آپ برطانی نمائندہ مقرر کئے جائینگے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ نازی گورنمنٹ کا ایک وزیر اور جرمنی کا مشہور اکانومسٹ روڈلف فشر اپنے ہیڈ کوارٹر سے کہیں بھاگ گیا ہے۔ اسی شخص نے جرمنی کا سونا جنگلوں میں چھپا دیا تھا۔ اس کا رفیق ڈاکٹر سیچمٹ بھی جرمنی میں کہیں نظر نہیں آتا۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ کل ہاؤس آف کامنز میں وار منسٹری کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اب تک برطانی اور امریکن فوجیں ۱۲ ہزار برطانی قیدیوں کو جرمنوں سے آزاد کرا چکی ہیں۔ جن میں سے ۸۵۰۰ برطانیہ بھی پہنچ گئے ہیں۔

چنگنگ ۱۹ اپریل۔ سان فرانسسکو کے چینی ڈیلیگیشن کے کمیونسٹ ممبر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ قبل اس کے کہ جاپانیوں کو چین سے نکالا جائے۔ یہاں خانہ جنگی کا خطرہ ہے۔ ساری دنیا میں جمہوریت کا بول بالا ہونے والا ہے۔ اور اس کے بغیر چین میں بھی امن قائم نہ ہو سکیگا۔

ماسکو ۱۹ اپریل۔ مارشل ٹیٹو نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ یوگوسلاویہ کے لوگ شاہی حکومت نہیں چاہتے۔ اس وقت ملک کے چھ حصے کر کے صوبجاتی اسمبلیاں بنا دی گئی ہیں۔ اور حکومت کسانوں کے حوالہ کر دی گئی ہے۔ جو فی الحال بولشویک طرز کی ہے۔ جنگ کے بعد ان سب کے نئے انتخابات ہوں گے۔ اور ایک مضبوط مرکزی گورنمنٹ بنا دی جائے گی۔ تاکہ بلقان میں پھر کبھی جنگ نہ ہو سکے۔

لاہور ۱۹ اپریل۔ ایک ہندو نوجوان روپ لال نے ایک کتاب سکھوں کے خلاف بزبان انگریزی لکھی ہے۔ جس کا نام چوں چوں کا مربہ ہے۔ یہ کتاب چونکہ بہت اشتعال انگیز اور دلآزار بیان کی جاتی ہے۔ اس لئے مصنف کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ آج سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن عدالت میں یہ درخواست کرنے آیا۔ کہ ملزم کی ضمانت منظور نہ کی جائے۔ چنانچہ ضمانت کی درخواست نامنظور کر دی گئی۔

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ برما میں دریائے ایراودی کے قریب چاک اور ینینگ کے گردونواح میں بکھرے ہوئے تیل کے ہزاروں چشمے ہیں۔ جن میں برما میں جاپانیوں کی ضرورت کے لئے کافی تیل پیدا ہوتا ہے۔ اب ان چشموں کے لئے لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ ان کی حفاظت کے لئے جاپانیوں نے مضبوط مورچہ بندیاں قائم کر رکھی ہیں۔

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما میں ۱۴ ویں فوج نے تیل کے علاقہ میں چوک کے اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ دریائے ایراودی کے مشرقی کنارے پر ہے۔ کچھ اور دستوں نے چوک سے شمال کی طرف سنگو کو آزاد کرا لیا ہے۔ کل بھاری بمباروں نے بنکاک کے علاقہ میں ہزاروں میں دشمن کے جہازوں پر شدید حملے کئے۔ بنکاک کی گودیوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ سنگاپور بنکاک ریلوے کا ایک پل اڑا دیا گیا۔ اور پیگو سے ریلوے لائن پر بہت سے ریل کے ڈبے برباد کر دیئے۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ بھاری امریکن بمباروں نے آج صبح پھر ٹوکیو کو نشانہ بنایا۔ حملہ کا زور شہر کے باہر کے ہوائی اڈوں پر رہا۔ اوکے ناوا کی لڑائی کے بارہ میں تازہ خبر یہ ہے۔ کہ اب یہ آخری دور میں داخل ہو چکی ہے۔ جزیرہ کے شمالی سرے پر امریکن کچھ اور آگے بڑھ گئے۔ جنوبی حصہ میں امریکن توپیں بچے کھچے جاپانیوں پر آگ برسا رہی ہیں۔ امریکہ کے جنگی سامان تیار کرنے کے محکمہ کے وزیر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ممکن ہے۔ اوکے ناوا کی جنگ کے فیصلہ کے ساتھ جاپانی سلطنت کی قسمت کا بھی فیصلہ ہو جائے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ دوسری برطانی فوج ہیمبرگ سے ۲۳ میل جنوب میں بکلے ایرل تک جا پہنچی ہے۔ بریمن اور ہیمبرگ کے درمیان سڑک کو کاٹ دیا گیا ہے۔ ہیمبرگ اب دس میل سے بھی کم دور ہے۔ یہاں سے جنوب مغرب کی طرف بریمن کی بستیوں میں دشمن پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ جنرل پیٹن کے دستے چیکوسلواکیہ کے اندر دو میل تک بڑھ گئے۔ ایک سرحدی شہر میں لوٹ مار ہو رہی ہے۔ نورمبرگ میں ایک ایک عمارت کے لئے لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ بھاری امریکن بمباروں نے آج سویرے جرمنی پر پھر حملہ کیا۔ اسکی تفاصیل ابھی نہیں ملیں۔ کل رات برطانی بمباروں نے چیکوسلواکیہ کے ایک شہر پر بہت سخت بمباری کی۔ برلین پر بھی پھر حملہ کیا گیا۔ مشرقی محاذ کے بارہ میں ماسکو سے کوئی اعلان نہیں ہوا۔ جرمنوں کا بیان ہے۔ کہ روسیوں نے کسٹرن کے تیس میل شمال میں ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ یہ جگہ برلین سے مشرق میں اوڈر کے کنارے واقع ہے۔ جرمنوں کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ روسی فوجیں برلین کے جنوب اور جنوب مشرق میں بھی حملے کر رہی ہیں۔

روم ۱۹ اپریل۔ اٹلی میں ارجنٹا پر قبضہ کرنے کے بعد آٹھویں فوج آگے نکل گئی ہے۔ اور فرارا سے ۱۵ میل جنوب کی طرف ایک اور شہر دشمن سے چھین لیا ہے۔ اس کے بائیں بازو پر پانچویں فوج نے بولونیا پاس دو پہاڑیوں کی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ مارشل ٹیٹو کی فوجیں ایڈریاٹک میں جزیرہ کارک پر اتر گئی ہیں۔ اور اس کے کافی حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔